9اپریل1963

ازعدالت عظمیٰ

دی بہاری ملز اینڈ ودیگر

بنام

احمد آباد میونسپل کارپوریشن

(بی پی سنہا سی جے، جے سی شاہ اور این راجگو پالا آیانگر جسٹسز۔)

اپیل — قانون کے تحت افسر کے ذریعہ حکم — مخصوص اتھارٹی کو اپیل فراہم کرنے والا قانون — قانون منسوخ — نئے افسر اور نئے اپیلٹ اتھارٹی کو تبدیل کرنے والا نیا قانون — پرانے قانون کے تحت حکم — اگر نئے قانون کے تحت اتھارٹی کو اپیل کی جاسکتی ہے — بمبئی ٹاؤن پلاننگ ایکٹ، 1915 (1915 کا بمبئی 1) ۔بمبئی ٹاؤن پلاننگ ایکٹ 1954 (1955 کا بمبئی 27) دفعہ 90-

1942 میں بمبئی ٹاؤن پلاننگ ایکٹ 1915 کے تحت احمد آباد میونسپل بورو کے تحت ایک علاقے کے لیے ایک اسکیم منظور کی گئی۔ 1915 کے ایکٹ کے تحت مقرر کردہ ثالث نے اسکیم کو حتمی شکل دی۔ یکم جولائی 1950 سے بورو کو احمد آباد میونسپل کارپوریشن میں تبدیل کر دیا گیا۔ 1915 کے ایکٹ کو بمبئی ٹاؤن پلاننگ ایکٹ 1954 کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا تھا جس کا اطلاق یکم اپریل 1957 سے ہوا۔ 28 مارچ 1958 کو ثالث نے اپیل گزاروں کو متاثر کرنے والے کچھ احکامات جاری کیے۔ ثالث کے فیصلوں کے خلاف اپیل گزاروں نے ایکٹ کے تحت قائم کردہ بورڈ آف اپیل کے سامنے اپیلوں کو ترجیح دی۔ سوال یہ تھا کہ کیا اپیلیں قابل ہیں۔

یہ مانا گیا کہ 1915 کے ایکٹ کے تحت مقرر کردہ ثالث کے حکم سے 1954 کے ایکٹ کے تحت قائم کردہ بورڈ آف اپیل میں کوئی اپیل نہیں ہے۔ 1915 کے ایکٹ کے تحت ثالث کے حکم سے ٹریبونل آف آربیٹریشن میں اپیل کی گئی تھی۔ 1954 کے ایکٹ میں ثالث کو ٹاؤن پلاننگ آفیسر اور ٹریبونل ثالث نے بورڈ آف اپیل کے ذریعے تبدیل کیا تھا۔ بچت کی شق دفعہ 90 شامل ہے۔ 1954 کے ایکٹ نے 1915 کے ایکٹ کے تحت کی گئی ثالث کی تقرری کو جاری رکھا اور اس کے سامنے کی کارروائی کو بھی زندہ رکھا، لیکن اس میں ثالثی کے ٹریبونل کو جاری رکھنے کی گنجائش نہیں تھی۔ ثالث ٹاؤن پلاننگ آفیسر نہیں بنا اور اس کے فیصلے یا حکم کا اثر ٹاؤن پلاننگ آفیسر کے حکم سے نہیں ہوتا کہ بورڈ آف اپیل میں اپیل کی جاسکے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اذ ختیار 1962: کی سول اپیل نمبر 133 اور 134۔

ٹریبونل اپیل نمبر 1958 کے 47— 140 میں 1955 کے بمبئی ٹاؤن پلاننگ ایکٹ نمبر 27 کے تحت تشکیل شدہ بورڈ آف اپیل

کے 23 جنوری 1959 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے جی بی پائی، جے بی دادا چنجی، اوسی ماتھر اور رویندر نارائن۔

جواب دہندگان کے لیے ایس ٹی دیسائی اور آئی این شراف۔

.1963 9 اپریل۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سنہا سی۔ جے۔ خصوصی اجازت کے ذریعے یہ دو متفقہ اپیلیں، بمبئی ٹاؤن پلاننگ ایکٹ 1954 (بمبئی XXVII کا 1955) کی بعض دفعات کی تشریح پر سوال اٹھاتی ہیں جن کے بعد اس کو ایکٹ کہا جائے گا، خاص طور پر اس کے حوالے سے۔ ایکٹ کے دفعہ 90 کا دائرہ اور اثر، جس کے تحت بمبئی ٹاؤن پلاننگ ایکٹ (1915 کا بمبئی I) منسوخ کر دیا گیا تھا اور ریاستی حکومت کے بعض احکامات منسوخی کے اثر سے بچ گئے تھے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ احمد آباد میونسپل بورو، جس کی جگہ احمد آباد میونسپل کارپوریشن نے لے لی تھی – جو ان اپیلوں میں واحد مدعا علیہ ہے اور جسے اس کے بعد بورو کہا جائے گا اور کارپوریشن نے بالترتیب 1 اکتوبر 1941 کی قرارداد کے ذریعے کھوکھرا محمد آباد کے نام سے جانے والے علاقے کے سلسلے میں 1915 کے ایکٹ کے تحت ایک اسکیم جاری کرنے کے اپنے ارادے کا اعلان کیا۔ مذکورہ اسکیم کو حکومت بمبئی نے 14 جولائی 1942 کو مقررہ وقت پر منظور کیا تھا۔ اس ایکٹ کے تحت مذکورہ اسکیم کے سلسلے میں ایک ثالث مقرر کیا گیا تھا جیسا کہ ایکٹ کے تحت ضروری تھا شری آر این پاریکھ کو بالآخر ایکٹ کے تحت ثالث مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے 1915 کے ایکٹ کے تحت اسکیم کو حتمی شکل دی۔ بورو کو یکم جولائی 1950 سے بمبئی صوبائی میونسپل کارپوریشن ایکٹ 1949 کے تحت احمد آباد میونسپل کارپوریشن میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ 1915 کے ایکٹ کو اس ایکٹ کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا جو یکم اپریل 1957 سے نافذ ہوا۔ مذکورہ ثالث نے اپیل گزاروں کو 23 مارچ 1958 کی تاریخ کا ایک میمورنڈم مطلع کیا جس میں مذکورہ اسکیم کے حوالے سے اپنا فیصلہ اخذ کیا گیا تھا، جہاں تک کہ اس سے اپیل گزار متاثر ہوئے تھے۔ حکومت بمبئی نے ایکٹ کے تحت ایک بورڈ آف اپیل تشکیل دیا، جو تین افراد پر مشتمل تھا جن کی وضاحت کرنا ضروری نہیں ہے۔ اپیل گزاروں نے مذکورہ ثالث کے فیصلے کے خلاف دو اپیلیں دائر کیں۔ مذکورہ بورڈ آف اپیل نے مذکورہ اسکیم کے سلسلے میں تمام 151 اپیلوں میں اپیل گزاروں کی اپیلوں کے ساتھ ساتھ دیگر افراد کی اپیلوں کو بھی سنا۔ یہ مذکورہ بورڈ آف اپیل کے 23 جنوری 1959 کے فیصلے سے ہے کہ اپیل گزاروں نے خصوصی اجازت حاصل کرنے پر اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

1915 کے ایکٹ کے دفعہ 30 میں ثالث کے فرائض کو کچھ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، جو دس شقوں اور متعدد ذیلی شقوں پر مشتمل ہے۔ دفعہ 30 کی ذیلی دفعات (3 اے) (3 بی) (3 سی) (4) (6) اور (9) کے تحت آنے والے معاملات کے علاوہ ثالث کے فیصلے کو دفعہ 31 کے ذریعے حتمی قرار دیا گیا ہے۔ وہ معاملات جن کے سلسلے میں اس کے فیصلے کو حتمی قرار نہیں دیا گیا ہے، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، ثالث کے نتائج کو 1915 کے ایکٹ کے دفعہ 32 کے ذریعے تجاویز کے طور پر نمایاں کیا گیا

ہے، اوران معاملات کوٹربیونل آف آربیٹریشن کو پیش کیا جاتا تھا، جو اس کے فیصلے کے لیے دفعہ 33(1) کے تحت تشکیل دیا گیا تھا۔ اس طرح یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بعض معاملات پر جو ثالث کے اختیارات کے دائرہ کار میں آتے ہیں، ثالث کا فیصلہ حتمی تھا، اور دیگر معاملات میں وہ محض تجاویز تھیں جو ثالثی ٹربیونل کے فیصلے کے لیے پیش کی جاتی تھیں۔ جب 1915 کے ایکٹ کو ایکٹ کے ذریعے منسوخ کیا گیا، تو اس نے دفعہ 90 کے ذریعے کچھ احکامات اور کارروائیوں کو محفوظ رکھا، جن کا تعین اور بعد میں تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ ایکٹ کے تحت، دفعہ 31 میں ٹاؤن پلاننگ آفیسر کی تقرری پر غور کیا گیا ہے، جو 1915 کے ایکٹ کے تحت ثالث کا متبادل ہے۔ دفعہ 32 ٹاؤن پلاننگ آفیسر کے فرائض کو بڑی تفصیل سے بیان کرتا ہے، جسے 1915 کے ایکٹ کے دفعہ 30 کے برابر کیا جا سکتا ہے۔ دفعہ 33، ٹاؤن پلاننگ آفیسر کے دفعہ 32(1)، شق (v)(viii)(viii)(ix)(x) اور (xiii) کے علاوہ کچھ فیصلوں کو حتمی اور فیصلہ کن اور تمام افراد پر پابند قرار دیتا ہے، جبکہ مذکورہ بالا شقوں کے تحت ٹاؤن پلاننگ آفیسر کے فیصلے، دفعہ 34 کے تحت، دفعہ 35 کے تحت تشکیل دیے جانے والے بورڈ آف اپیل میں اپیل کے تابع ہیں۔ اس طرح یہ ظاہر ہوگا کہ ایکٹ نے 1915 کے ایکٹ کے تحت ثالث کو ٹاؤن پلاننگ آفیسر اور ٹربیونل آف آربیٹریشن کو بورڈ آف اپیل کے برابر قرار دیا ہے۔ اگرچہ سابقہ ایکٹ کے تحت ثالث ٹربیونل آف آربیٹریشن کا حصہ ہے، لیکن ایکٹ کے تحت ٹاؤن پلاننگ آفیسر کے کچھ فیصلوں کے خلاف بورڈ آف اپیل میں اپیل کی جا سکتی ہے۔ یہ عام بات ہے کہ 1915 کے ایکٹ کے تحت ثالث شری پاریکھ کو، شرائط کے لحاظ سے، ایکٹ کے تحت ٹاؤن پلاننگ آفیسر مقرر نہیں کیا گیا ہے۔

1915 کے ایکٹ اور ایکٹ کی متعلقہ دفعات کو طے کرنے کے بعد، یہ بتانا ضروری ہے کہ 1915 کے ایکٹ کے تحت کام کرنے والے ثالث، شری آر این پاریکھ کے فیصلے کا جائزہ ٹربیونل آف ثالث کے ذریعے لیا جا سکتا ہے، لیکن چونکہ اس تاریخ کو اور اس کے بعد ایسا کوئی ٹربیونل موجود نہیں تھا، لہذا اپیل گزاروں نے ایکٹ کے تحت تشکیل کردہ بورڈ آف اپیل میں اپیلوں کو ترجیح دی۔ ان اپیلوں کو بورڈ نے 23 جنوری 1959 کے اپنے حکم نامے کے ذریعے نمٹا دیا تھا۔ یہ اس حکم کی قانونی حیثیت ہے جو ہمارے سامنے زیر بحث ہے۔

اپیل گزاروں کی جانب سے یہ پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے بورڈ کے سامنے اپنی اپیلوں کو ترجیح دی، جو کہ موجودہ واحد اپیل اتھارٹی تھی، اور جسے غلطی سے انہیں اپیلوں سے نمٹنے کے لیے مجاز ٹربیونل بننے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ مزید یہ دلیل دی گئی کہ ایکٹ اور 1915 کے ایکٹ کی دفعات کی صحیح تعمیر پر یہ واضح ہے کہ بورڈ آف اپیل کو ثالث کے فیصلوں یا تجاویز کے حوالے سے کوئی فیصلہ دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ ہماری رائے میں، یہ تنازعہ اچھی طرح سے قائم ہے۔ اعتماد کو اس سلسلے میں ایکٹ کی دفعہ 90 کی دفعات پر رکھا گیا تھا، جس کے متعلقہ حصے ذیل میں بیان کیے جا سکتے ہیں :

"(1) بمبئی ٹاؤن پلاننگ ایکٹ، 1915، اس طرح منسوخ کر دیا گیا ہے۔

(2) مذکورہ ایکٹ کی منسوخی کے باوجود ثالث کی کسی بھی تقرری کے باوجود، منسوخ شدہ ایکٹ کے تحت ثالث کے سامنے زیر التواء کوئی بھی کارروائی، جہاں تک یہ اس ایکٹ سے متضاد نہیں ہے، اس کے تحت نافذ رہے گی اور اس ایکٹ کی دفعات اس طرح کی کارروائی کے سلسلے میں موثر ہوں گی۔

یہ واضح ہے کہ بچت کی شق منسوخ شدہ قانون کے تحت کی گئی ثالث کی تقرری کو جاری رکھنے اوراس کے سامنے کی کارروائی کوزندہ رکھنے کے لیے بھی موثر تھی۔لیکن ان کی طرف سے پیش کردہ تجاویز کوٹربیونل آف ثالث کے ذریعے نمٹا جانا تھا، جسے بچت کی شق کے ذریعے جاری نہیں رکھا گیا تھا۔ایکٹ کی دفعہ 35 کے تحت تشکیل شدہ اپیل بورڈ ٹاؤن پلاننگ آفیسر کے کسی بھی فیصلے سے نمٹنے کا مجاز تھا،لیکن پرانے ایکٹ کے تحت ثالث حکومت کے ایکسپریس آرڈر کے بغیر، اسے ٹاؤن پلاننگ آفیسر مقرر کیے بغیر، عملی طور پر ٹاؤن پلاننگ آفیسر نہیں بن گیا اور ثالث کے کسی بھی فیصلے یا حکم کا اثر مؤخر الذکر کے حکم سے نہیں ہوگا۔ایسا لگتا ہے کہ اس ایکٹ کے تحت حکومت گجرات کے بعد کے کسی قانون سازی یا حکم سے اس خامی کو دور نہیں کیا گیا ہے۔ایکٹ کے کام کرنے میں کچھ خامیاں دریافت ہوئیں اور حکومت مہاراشٹر نے بمبئی ٹاؤن پلاننگ (ترمیم اور کارروائی کی توثیق) ایکٹ 1960 (مہاراشٹرا ایکٹ XXIV آف 1960) اس ایکٹ کے دفعہ 2، ذیلی دفعہ (4) کے ذریعے یہ فراہم کیا گیا ہے کہ "اس ایکٹ میں ٹاؤن پلاننگ آفیسر کے حوالے میں ایک ثالث کا حوالہ شامل ہوگا جس کی تقرری ذیلیدفعہ (2) کے تحت جاری ہے"، جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔حکومت گجرات کی طرف سے ایسی کوئی کارروائی نہیں کی گئی، اور نہ ہی گجرات مقننہ کی طرف سے کوئی توثیق کرنے والا قانون منظور کیا گیا۔اس طرح یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ثالث کے حکم کے خلاف اپیل گزاروں کی طرف سے پیش کی گئی اپیلیں بورڈ آف اپیل کے پاس نہیں تھیں، اور اس لیے۔بورڈ ان سے نمٹنے کے قابل نہیں تھا، جس کے نتیجے میں ان اپیلوں پر بورڈ کی طرف سے منظور کیے گئے احکامات دائرہ اختیار سے باہر ہیں۔ہمیں ثالث کے احکامات کے اثر کے بارے میں مزید سوال میں جانے کی ضرورت نہیں ہے جسے اپیل کنندگان نے چیلنج کیا تھا کیونکہ اب یہ بے اثر ظاہر ہوتا ہے۔

نتیجے میں، ان اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے۔لیکن اس حقیقت کے پیش نظر کہ اپیل گزار خود کم از کم جزوی طور پر نا کام اپیلیں کرنے کے ذمہ دار تھے، اس عدالت میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document